فی پرچہ ڈیڑھ آنہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳	۲۳ ر تبلیغ ۱۳۲۸ ھش	۲۴ ربیع الثانی ۱۳۶۸ ھ	۲۳ فروری ۱۹۴۹ء	نمبر ۴۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۲ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت شدید سردرد اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

فرقہ دار جماعتوں کو سیاسیات میں حصہ لینے کی ممانعت کر دی جائے

پاک پارلیمنٹ میں پروفیسر چکرورتی کی قرارداد

کراچی ۲۲ فروری۔ پاک پارلیمنٹ نے آج پروفیسر راجکمار چکرورتی کی پیشکردہ قرارداد پر بحث کی جس میں کہا گیا تھا کہ پاکستان کی فرقہ وارانہ جماعتوں کو سیاسیات میں حصہ لینے کی اجازت نہ دی جائے۔ آپ نے قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا قیام پاکستان کے بعد مذہبی جماعتوں کے لئے سیاسیات میں حصہ لینے کی گنجائش نہیں رہتی وہ اپنی سرگرمیوں کو تعلیمی تمدنی معاشرتی معاملات تک محدود رکھ سکتی ہیں۔ لیکن سیاسیات میں حصہ لینے کا مطلب یہ ہوگا کہ آہستہ آہستہ پاکستان میں بہت سے اختلافات نمودار ہو جائینگے۔

آپ نے کہا پاکستان ٹرکی اور مصر کی طرح ایک غیر مذہبی جمہوری ملک ہے اسلئے اس کی سیاسی تنظیم بھی غیر مذہبی ہونی چاہیئے آپ نے اس سلسلے میں تجویز پیش کی کہ مسلم لیگ کا نام بدل کر نیشنل لیگ رکھ دیا جائے۔ اور اس کا دروازہ غیر مسلموں کے لئے بھی کھول دیا جائے۔

ملک فیروز خاں نون نے قرارداد کی مخالفت کرتے ہوئے کہا جمہوریت کیلئے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ حکومت غیر مذہبی ہو۔ انگلستان میں مذہبی حکومت ہے لیکن پھر بھی وہاں پر جمہوریت کا دَور دورہ ہے سردار عبدالرب نشتر اور ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے بھی مخالفت کی۔ اور کہا کہ پروفیسر چکرورتی کو یہ قرارداد واپس لے لینی چاہیئے۔ اس سے ان کے متعلق کئی غلط فہمیاں پیدا ہونے کا امکان ہے بحث و تمحیص کے بعد قرارداد واپس لے لی گئی۔

کراچی ۲۲ فروری کراچی کی گودیوں میں دو دفعہ جو آگ لگی ہے اسکی تحقیقات ۱۴ مارچ سے سندھ چیف کورٹ میں شروع ہو جائیگی۔

مُغل شہنشاہ جہانگیر کا مقبرہ دریائے راوی کی زد میں

لاہور ۲۲ فروری۔ سر فرانسس موڈی گورنر مغربی پنجاب نے ہدایت کی ہے مُغل شاہنشاہ جہانگیر کے مقبرے کو دریائے راوی کے دست برد سے بچانے کے لئے فوری اقدام کیا جائے۔ کچھ عرصہ سے دریائے راوی نے اپنا رُخ بدل لیا ہے جس کی وجہ سے مقبرہ جہانگیر کے دریا کی لپیٹ میں آجانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ محکمہ آثار قدیمہ کے افسر نے موقع کا جائزہ لے کر ابتدائی کام شروع کر دیا ہے۔ اس کام میں دریا کا نیا راستہ بنانے اور بند باندھنے کا کام شامل ہے

پاکستان و ہندوستان کے خوشگوار تعلقات

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ انڈین یونین کے ایک نمائندہ نے بی بی سی کے نامہ نگار کو بتایا کہ مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستان و ہندوستان میں جن اُمور میں سمجھوتہ ہونا باقی ہے ان کے متعلق بات چیت جاری ہے امید ہے کہ بہت جلد یہ اُمور طے ہو جائینگے نامہ نگار نے بتایا ہے کہ ہندوستان و پاکستان کے درمیان تعلقات بہت خوشگوار ہو رہے ہیں حال ہی میں پاکستان کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے جو بیانات دئے ہیں۔ یہاں کے سرکاری حلقوں میں ان پر خوشی ظاہر کی جا رہی ہے۔

مشرقی پاکستان کو ۳ لاکھ ۲۰ ہزار ٹن چاول بھیجا جائیگا

کراچی ۲۲ فروری۔ پارلیمنٹ میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا کہ مشرقی پاکستان نے تین لاکھ بیس ہزار ٹن چاول کا مطالبہ کیا ہے حکومت اس مطالبہ کو پورا کرے گی۔ چنانچہ پانچ ہزار ٹن چاول تو بندرگاہ کراچی سے جہاز پر لادا جا رہا ہے جو بہت جلد مشرقی بنگال پہنچ جائے گا۔

کرنل الٰہی بخش کے چوری

لاہور ۲۲ فروری۔ آج بارہ بجے سے پہلے پہلے ہی لاہور میں دن دہاڑے پاکستان کے مشہور ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش لُٹ گئے۔

ایک مریض ساڑھے دس بجے دل پر ہاتھ رکھے ہوئے گھر کے اندر دیوانہ وار آیا اور کرنل صاحب کا چاندی کا پاندان اور طشتری لے کر چمپت ہو گیا۔ (نامہ نگار خصوصی)

محترم نواب عبداللہ خاں صاحب کی تشویشناک علالت

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

محترم نواب صاحب کی طبیعت رات بے چین رہی۔ صبح چند گھنٹے نیند اچھی آگئی اور عام طبیعت اچھی رہی مگر ڈیڑھ بجے اچانک پھر دل کا حملہ شروع ہو گیا۔ جو پہلے دن ہوا تھا ڈاکٹر موجود تھے۔ اور حملے کے شروع میں ہی اس کا علم ہو گیا فوراً بذریعہ شریان دوائیں دی گئیں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو شدید خطرہ پیدا ہو گیا تھا وہ جاتا رہا۔ مگر طبیعت پھر پہلے جیسی مضمحل ہو گئی ہے اور کسی پیچیدگی کے پیدا ہونے کا خطرہ ہر وقت موجود ہے۔

حضرت اُم المومنین اطال اللہ ظلہا کی طرف سے دُعا کی تحریک

"عزیزم (میاں) عبداللہ خاں سلمہ کی تشویشناک علالت کا سلسلہ لمبا ہو رہا ہے اور وقفہ وقفہ کے بعد بیماری کا حملہ ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ آج پھر سخت حملہ ہُوا۔ میں جماعت کے مخلصین سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ ان کی صحت اور شفایابی کیلئے خصوصیت کے ساتھ دُعائیں کریں۔

اُم محمود

(اُم المومنین اطال اللہ ظلہا)

۲۲ فروری ۱۹۴۹ء

نائب امام مسجد لنڈن جمعرات کو تشریف لا رہے ہیں

لاہور ۲۲ فروری۔ جناب چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نائب امام مسجد احمدیہ لنڈن جمعرات کو سات بجے صبح پاکستان ایکسپریس کے ذریعہ لاہور وارد ہونگے احباب جماعت اسٹیشن پر تشریف لیجا کر اپنے مجاہد بھائی کا شایان شان استقبال کریں۔ (وکیل التبشیر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

جاوی گوریلا ریلوں پر حملے کر رہے ہیں

سنگاپور ۲۲ فروری۔ جمہوریہ چھاپہ مار دستوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے باعث جاوا میں ریل کی پٹڑیوں پر اکثر حملے کئے جا رہے ہیں۔ اس کا اعتراف کرتے ہوئے ریڈیو بٹاویہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سکوریجو اور ددنوکرتو شاہراہ پر ایک ریل ویگن کو آگ لگا دی گئی۔ اور سکوریجو سٹیشن کو بھی نذر آتش کر دیا گیا۔ اعلان کیا گیا ہے کہ موجوکرتو اور موجوساری کے درمیان ایک ریل گاڑی کو کھڑا کر لیا گیا۔ اور مسافروں کی جانچ پڑتال کی گئی۔ لیکن کوئی ولندیزی مسافر نہ نکلا۔

گاڑی کا کیا حشر ہوا اسکے متعلق کوئی خبر موصول نہیں ہوئی ہے۔ گوریلا دستوں کی پیدا کردہ رکاوٹیں کئی جگہ معلوم کی گئیں۔ اور اس لئے گاڑیوں کی آمد و رفت بند رہی۔

ریپبلکن مجلس اقوام کی سرکردگی میں

نیدرلینڈوں سے گفتگو کرنیکو تیار ہیں

سنگاپور ۲۲ فروری۔ جمہوریہ انڈونیشیا قومی کمیشن کے صدر ڈاکٹر محمد ارم نے جو سوکارنو اور محمد حاطا کے ساتھ جزیرہ بانگاہ میں نظربند ہیں مجلس اقوام کی انڈونیشی کمیشن کو لکھا ہے۔ کہ ریپبلکن مجلس اقوام کی سرپرستی میں نیدرلینڈوں سے گفتگو کرنے کو تیار ہیں

ترکی اور یورپی کونسل کے تعلقات

لنڈن ۲۲ فروری۔ اسٹار کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ مجوزہ یورپی کونسل کے ساتھ ترکی کے تعلقات کا فیصلہ غالباً بانی اراکین کے پہلے اجلاس میں ہوگا۔ یہ نہیں سمجھا جاتا کہ ترکی بنیادی اجلاسوں میں شرکت کرے گا۔ لیکن بعد میں اس کی شرکت کی کافی امید ہے یورپ کے اکونامک کوآپریشن میں اس کی شرکت کونسل میں شرکت کرنے کے لئے ایک مثال کا کام دے گی لیکن اس کے برخلاف یہ دلیل کہ ترکی ان ممالک سے جغرافیائی علیحدگی جو کونسل کی تشکیل کریں گے اس نئی آرگنائیزیشن میں اس کی شرکت کو مشکل بنا دے گی۔

ترکی کے وزیر خارجہ نجم عادق اور مسٹر بیون کی حالیہ گفت و شنید ایک وسیع پیمانہ پر سفارتی تبادلۂ خیالات کی ابتدا تھی۔ (اسٹار)

فساد کا باعث مایوسی تھی

ٹربن ۲۲ فروری۔ فساد کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کے سامنے بیان دیتے ہوئے نیشنل کونسل آف ویمینز کی نمائندہ مسز میری اٹبشر نے کہا کہ افریقی باشندوں میں عدم حفاظت کی وجہ سے جو مایوسی پھیلی ہوئی تھی اس سے فساد ہوا علاوہ ازیں زندگی کے ہر شعبے میں افریقیوں کو ناروا سلوک کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ وہ بھی جذبات فسادات کا باعث ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعاء

(رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

عزیزی محمد عبد اللہ خاں کی علالت کو پندرہ روز گذر چکے ہیں۔ ابھی حالت تسلی بخش پیدا نہ ہونے پائی تھی کہ آج پھر دورہ ہو گیا۔ ہم لوگ سخت تشویش میں ہیں۔ تمام برادران جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے التجا ہے کہ وہ درد دل سے دعا فرمائیں۔ اور مہربانی سے اپنے اپنے مقام پر اجتماعی دعا کا بھی انتظام فرمائیں۔ ایک دو رویا ایسے دیکھے گئے ہیں جنمیں اجتماعی دعا کے لئے اشارہ معلوم ہوتا ہے مجھے امید ہے کہ محبت کرنے والے بھائی بہنیں خود ہی درد دل سے دعا کریں گے محض تحریک کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ سب کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔ آمین۔

مودودی صاحب کے مقدمے کی سماعت

فیصلہ محفوظ کر لیا گیا

لاہور ۲۲ فروری۔ آج ہائی کورٹ لاہور میں چیف جسٹس مسٹر عبد الرشید کی عدالت میں مودودی صاحب کے متعلق ہیبس کارپس درخواست کی سماعت پھر شروع ہوئی۔ عدالت نے سماعت بحث کے بعد فیصلہ محفوظ کر لیا۔ اپیلانٹ کے وکیل مسٹر محمود علی بیرسٹر نے اپنی بحث کے دوران میں مختلف مثالیں پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ کسی ایسے شخص کو جس کی سرگرمیاں حکومت کی نظر میں مفاد عامہ کے خلاف ہوں سپرنٹنڈنٹ پولیس گرفتار کرنے کے مجاز ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس سی۔ آئی۔ ڈی کو ہرگز یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔ وہ گرفتاری میں محض امداد دے سکتے ہیں۔ (نامہ نگار خصوصی)

کراچی ۲۲ فروری۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ وزارتوں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ اخراجات میں کفایت کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

ربوہ میں غربا کیلئے مکانات کی تعمیر

الٰہی منشا کے ماتحت باون ہزار ۵۲۰۰۰ روپے کی تحریک

جماعت کے مخیر احباب اور بالخصوص مغربی پنجاب کے دوستوں کیلئے

ثواب کا نیا موقعہ

ربوہ میں غرباء کے لئے مکانات تعمیر کرانے کے متعلق احباب کل کے اخبار میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ صدقہ دیں۔ یہ صدقہ انہیں روپے کی صورت میں واپس نہیں ملے گا۔ ہاں دوسری صورت میں بڑھ چڑھ کر ملیگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ انہیں وہ رقم بڑھا چڑھا کر واپس کی جاتی ہے۔

میں نے جب اس بات پر مزید غور کیا۔ تو میرے دل میں یہ خیال آیا۔ کہ قادیان سے بہت سے لوگ ایسے آئے ہیں۔ جن کے وہاں اپنے مکانات تھے۔ اور ساری عمر میں تھوڑا تھوڑا کر کے جو روپیہ انہوں نے جمع کیا تھا وہ انہوں نے اپنے مکانوں پر لگا دیا تھا۔ انہوں نے اپنی ساری طاقت اسی بات پر صرف کر دی تھی کہ وہ قادیان میں مکان بنائیں۔ اور اب ان میں اتنی طاقت نہیں۔ کہ وہ نئی بستی میں اپنے مکانات بنا سکیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں جماعت میں تحریک کروں۔ تا کہ اتنی رقم بطور صدقہ اکٹھی کی جائے۔ خواب میں میں نے تین ہزار پانچ سو پاؤنڈ کی رقم دیکھی ہے۔ جس کا اندازہ میں نے باون ہزار یا اڑتالیس ہزار لگایا ہے۔ اگر ایک پونڈ پندرہ روپے کا سمجھ لیا جائے۔ تو پھر یہ رقم باون ہزار روپے کی ہو جاتی ہے۔ اور یہ میرا نیم خوابی کی حالت کا اندازہ تھا حسابی طور پر یہ رقم اڑتالیس ہزار روپیہ کے قریب بنتی ہے۔ چنانچہ اسی بناء پر ہی میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ لوگ جنہیں خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے، خصوصاً وہ لوگ جو گزشتہ فسادات کی زد میں نہیں آئے۔ اور خدا تعالیٰ نے انہیں محفوظ رکھا ہے۔ وہ چندہ دیں اور اس روپیہ سے قادیان کے ان غرباء کو جو ربوہ میں مکان بنانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ مکانات بنا کر دیئے جائیں۔ ہمارا اندازہ ہے کہ غریبانہ طرز کا مکان جس میں دو تین کمرے ہوں۔ اور وہ کچا بنایا جائے۔ تو اس پر چار سو روپیہ کے قریب خرچ آئے گا ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ابھی مرکزی مکانات بھی کچے بنائے جائیں۔ بہرحال مکانات اگر کچے بنائے جائیں تو ہمارا اندازہ ہے کہ چار سو روپیہ میں ایک احاطہ اور دو تین کمرے بن سکیں گے۔ اور باون ہزار روپیہ میں سو سو آدمیوں کے لئے مکانات تعمیر کئے جا سکتے ہیں۔"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر لبیک کہنے والے احباب رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ چنیوٹ کے نام "صدقہ تعمیر مکانات غرباء" میں جمع ہونے کے لئے ارسال فرمائیں۔ دفتر ہذا میں صرف اطلاع دی جائے۔ تا ان کے نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور)

کشمیر و جموں کو پاکستان سے جدا نہیں کیا جا سکتا

لاہور ۲۲ فروری (ریڈیو پاکستان) حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم نے کشمیر میں التوائے جنگ کے بعد آج پہلی مرتبہ میرپور کا سرکاری دورہ کیا میرپور کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریاست جموں و کشمیر اور پاکستان میں تمدنی مذہبی۔ معاشرتی اور اقتصادی و جغرافیائی لحاظ سے تعلقات اس قدر مضبوط ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت انہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتی۔ جو بھی طاقت اس قدیم رشتے کو توڑنے کی کوشش کرے گی اس کا مقابلہ کیا جائے گا۔

آپ نے کہا جہاد ختم نہیں ہوا۔ بلکہ اس کا دوسرا دور ہے۔ لہٰذا قوم کو بے فکر بیٹھ نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ رائے شماری کی جنگ جیتنے کے لئے اپنی کوششیں دگنی کر دینی چاہئیں۔ عوام کو چاہیئے وہ حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں۔ آپ نے کہا کہ ریاست کی منتخب شدہ دستور ساز اسمبلی خود ریاست کا آئین بنائے گی۔ مجاہدین کے جذبے اور کام کی تعریف کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ملک کی آزادی کے لئے اپنی جان کی بازی لگا کر انہوں نے لاکھوں کشمیریوں کو ہلاکت سے بچا لیا۔

روزنامہ الفضل

۲۳ فروری ۱۹۴۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی اور موت کا سوال

اس وقت باطل نے اسلامی دنیا کو اپنے نرغہ میں گھیر رکھا ہے اور وہ اپنی پوری طاقتوں سے اسلام پر حملہ آور ہو گیا ہے۔ ہر سمجھدار مسلمان اس حقیقت سے متاثر ہے۔ اور اس کی نظر جب اس وسیع و عریض علاقہ پر پڑتی ہے۔ جس میں مسلمان اقوام آباد ہیں۔ اور جب وہ مسلمانوں کی تعداد کا خیال کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی ان کی بے بسی کا اندازہ لگاتا ہے۔ تو اسکے دل میں ایک درد پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ سوچنے لگتا ہے کہ الٰہی یہ جو رباط سے لے کر انڈونیشیا تک اور چین سے لے کر مراکو تک مسلمانوں کا ایک عظیم ذخار سمندر پھیلا ہوا ہے۔ اتنے طوفان اتنے اضطراب میں کیوں خاموش ہے۔ اس میں کیوں حرکت نہیں۔

وہ سوچتا ہے مگر اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ کہ وہ قومیں جو کبھی مسلمان کا نام سنکر کانپ جاتی تھیں۔ اب وہی اس کے سینہ پر اس طرح سوار ہو گئی ہیں۔ اور اس کا اتنا گلا دبائے ہوئے ہیں۔ کہ اس کے لئے سانس لینا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ مغربی سیاست، مغربی تہذیب مغربی تمدن اور فلسفہ الغرض ہر مغربی چیز ایک طوق بنکر مسلمان کے گلے میں اور ایک زنجیر بنکر اسکے پاؤں میں پڑ گئی ہے۔ اس کے وطن کی زمین کے نیچے قدرت نے جو خزانے رکھے تھے وہ اسکے نہیں رہے۔ اسکے وطن کی زمین کے اوپر جو خزانے نمودار ہوتے تھے۔ وہ اسکے نہیں رہے۔ تیل کے چشمے اس کے نہیں پٹ سن کے کھیت اسکے نہیں۔ اور اب تو یہ حال ہوتا جا رہا ہے۔ کہ خود اس کے وطن کی زمین بھی اسکے پاؤں کے نیچے سے کھسکتی جا رہی ہے۔ جس زمین پر وہ صدیوں سے آباد چلا آتا تھا۔ وہاں سے بھی اسکو نکالا جا رہا ہے۔ لاکھوں قتل ہو گئے ہیں۔ اور لاکھوں ہی بھاگ بھاگ کر ادھر ادھر چھپنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور جو نہ قتل ہوئے۔ اور نہ بھاگ سکے۔ وہ اپنے ہی وطنوں میں تبدیلیوں کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کئے جا رہے ہیں۔ افریقہ۔ انڈونیشیا نہیں نہیں شام عراق سعودی عرب ایران افغانستان۔ ترکستان۔ ان میں سے کونسا وطن ہے جو مسلمان کا اپنا وطن کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ یہ ہر ایک اس کا اپنا وطن ہے۔ اپنا ملک ہے اپنی سرزمین اپنے دریا اپنے کوہ و دمن اپنے صحرا اور میدان سب کچھ اپنے ہیں۔ مگر ایک بھی اپنا نہیں۔ کوئی چیز اپنی نہیں رہی۔ یہ تمام ممالک مسلمان کے ہیں۔ لیکن ایک بھی مسلمان کا نہیں۔ یہ قبضہ مادی چیزوں میں ہی محدود نہیں ہے۔ کہ ہمارے دل اور ہمارے دماغ بھی ہمارے دل اور ہمارے دماغ نہیں رہے۔ سب پر غیروں کا قبضہ ہے۔ ایک صرف حسرتیں ہیں جو ہمارے پاس رہ گئی ہیں۔ ایک صرف آرزوئیں اور تمنائیں ہیں۔ جن پر واقعی ہمارا بلا شرکت غیرے قبضہ ہے۔

یہ حالت دیکھ کر ہر سوچنے والے مسلمان کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ گو یہ حالت دیکھ کر اس کا دل بیٹھ جاتا ہے۔ اور وہ مایوس ہو جاتا ہے۔ لیکن مایوسی کی ان تاریکیوں میں کبھی کبھی امید کا ایک جھلملاتا ہوا سا چراغ بھی جھلکنے لگتا ہے۔ جو ایک لمحے اور ایک سیکنڈ کے لئے ان اندھیروں کو چمکا دیتا ہے۔ اور وہ سوچتا ہے کہ مغرب کے اس بے پناہ طوفان سے بچاؤ کی صرف ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تمام مسلمان اقوام اس طوفان کے مقابلہ میں ایک سیاسی اور تہذیبی محاذ بنا لیں۔ اور بنیان مرصوص بن جائیں۔ تمام ذرے باہم پیوست ہو کر ایک ہی ٹھوس چٹان کی صورت اختیار کر لیں۔ تمام اسلامی ممالک کا ایک بلاک بن جائے۔ تسبیح کے تمام بکھرے ہوئے دانے ایک ہی رشتہ میں پرو جائیں۔ ایک ہی سلک میں منسلک ہو جائیں۔ تو بہت ممکن ہے کہ یہ سیلاب تھم جائے۔ یا الگ ہو کر گزر جائے۔ امید کا یہی ایک جھلملاتا سا چراغ ہے۔ جو کبھی کبھی ہماری تاریکیوں کو چمکا دیتا ہے۔ اور اگر ہم چاہیں تو اس جھلملانے والی روشنی کو ٹھہرا سکتے ہیں۔ اور اسکو مستقل کر سکتے ہیں ایسا ہونا ممکن ہے اور اگر ہم چاہیں تو ضرور ایسا ہو سکتا ہے۔

ازمنہ وسطیٰ میں یورپ کے عیسائی ممالک کا بھی وہی حال تھا۔ جو آج اسلامی ممالک کا ہے۔ اس وقت مسلمانوں کا بڑھتا ہوا ریلا ان ممالک کو بھی اسی طرح پامال کرنے کی دھمکی دے رہا تھا۔ جس طرح آج مغرب کی بے پناہ سیاست اور لادینی تہذیب اسلامی دنیا کو دھمکی دے رہی ہے۔ ہماری طرح اس وقت عیسائی سوسائٹی کا دامن بھی مذہب کے فروعی مسائل کے جھگڑوں سے پارہ پارہ کر دیا تھا۔ اور وہ بھی چھوٹے چھوٹے اعتقادی اختلافات کی بھول بھلیوں کے طلسم میں پھنس گئے تھے۔

اس زمانے میں اعتقادی اختلافات کی وجہ سے جتنا خون یورپ کی سرزمین پر بہا شاید دنیا کی تاریخ میں اتنا خون اور کسی وجہ سے بھی نہیں بہا ہو گا۔ ذرا ذرا سے اختلاف پر پھانسی پر لٹکا دینا یا جلا دینا معمولی بات ہو چکا تھا۔ ہر فرقہ اپنے آپ کو ناجی اور دوسروں کو ناری خیال کرتا تھا۔ اور اتنا مبالغہ کیا جاتا کہ حکمران فرقہ اپنا مذہبی فرض سمجھتا کہ ہر طرح کے جبر سے لوگوں کو اپنے فرقے میں داخل کیا جائے۔ مختلف فرقوں میں رواداری کا نام و نشان باقی نہیں رہا تھا۔ اس وقت یورپ میں یہ اصول عام طور پر برتا جاتا تھا کہ جس طرح ڈاکٹر مریض کے فائدے کے لئے اس کا کوئی ماؤف عضو کاٹ دیتا ہے۔ اور اسکو ظلم نہیں بلکہ مریض پر مہربانی سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح گمراہ لوگوں کو اپنے مذہبی اعتقاد پر بالجبر لانا ان پر مہربانی ہے۔ نہ کہ ظلم اور سوسائٹی کو ایسے لوگوں سے پاک کر دینا جو اس خاص فرقہ کے اعتقاد قبول نہ کریں سوسائٹی پر احسان عظیم ہے۔

یہ مذہبی جنون کئی صدیوں تک یورپ کے لوگوں کے دل و دماغ پر چھایا رہا تھا۔ آخر اسلام کے ساتھ جب یورپ کا ٹکراؤ ہوا۔ اور اسکو اسلامی رواداری اور آزادیٔ خیال کی ہوا لگی۔ اور رواداری کے اس زریں اصول لا اکراہ فی الدین کا نمونہ مسلمانوں کی زندگیوں میں دیکھنے میں آیا۔ اور اسلامی دنیا کی علمی ترقیوں سے روشناس ہوئے تو ان کی حالت سدھرنے لگی۔ اور وہ تعصب اور مذہبی جنون کے چنگل سے روز بروز رہائی پاتے گئے۔ تا آنکہ یورپ کی تمام فضا صاف ہو گئی۔ اور اب وہ ترقی کرتے کرتے اس درجہ پر پہونچ گئے ہیں۔ کہ تمام دنیا کی اقوام ان کے سامنے سربسجدہ ہیں۔ اب کوئی تہذیب نہیں جو مغربی تہذیب نہیں۔ اور کوئی سیاست نہیں جس پر مغربی سیاست حاوی نہ ہو۔ یہ نعمت ان کو صرف اس وجہ سے ملی ہے۔ کہ انہوں نے ان خانہ جنگیوں کا استیصال کر دیا۔ جو محض مذہبی اختلافات کی بنا پر ہو رہی تھیں۔ وہ آزادیٔ خیال کے علمبردار ہو گئے۔ اور رواداری کا وہ سبق جو اسلام نے ان کو پڑھایا تھا۔ وہ ان کو اتنا ازبر ہو گیا کہ اب خود اسلامی ممالک اس بات میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنے اسلامی اصول اور رواداری کو بھلا دیا۔ اور ذرا ذرا سے مذہبی اختلاف پر اسی طرح جھگڑے کرنے میں مصروف ہو گئے جس طرح ازمنہ وسطیٰ کی مغربی اقوام مصروف تھیں۔

آج مسلمانوں کے دل میں اسلامی ممالک کا ایک جداگانہ بلاک بنانے کا جذبہ ازسرنو پیدا ہوا ہے۔ اور مغربی حملہ کا اتنا زور آپڑا ہے۔ کہ ہر سمجھدار مسلمان یہی سوچ رہا ہے۔ کہ اس حملہ سے بچاؤ کی صرف ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہی ہے کہ تمام اسلامی ممالک ایک بلاک بنا لیں۔ اور ایک متحدہ محاذ ترتیب دے کر مخالف طاقتوں کا مقابلہ کریں۔

یہ درست ہے کہ صرف اسلام ہی مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرو سکتا ہے۔ کیونکہ ان میں صرف اسلام ہی کا ایک رشتہ اتحاد ہے۔ لیکن جب تک ہم اسلامی رواداری کو اختیار نہ کریں گے۔ اور لا اکراہ فی الدین کے اصول کو ازسرنو زندہ نہ کریں گے۔ اس وقت تک کسی ایک متحدہ محاذ کی امید ہمیں نہیں کرنی چاہیئے جب تک ہم ذرا ذرا سے اعتقادی اختلافات کی الجھنوں میں پڑے رہیں گے۔ ہماری [illegible] ہمیشہ پراگندہ رہیں گی۔ باطل کے مقابلہ میں ہماری کوششیں کچھ بھی مؤثر ثابت نہیں ہونگی۔

اب ہم کو یورپ ہی سے سبق لینا چاہیئے کہ اگرچہ عیسائیت میں بھی ہزاروں فرقے موجود ہیں۔ بلکہ ان میں اب مادہ پرستی کی وجہ سے ایسے بھی بہت سے فرقے بن گئے ہیں۔ جو صرف دنیاوی تحریکوں کی بنا پر مختلف اور متضاد راستوں پر گامزن ہیں۔ لیکن ان کی موجودہ طاقت کی پشت پناہ یہ ہے۔ وہ یہی ہے کہ وہ بہت حد تک لا اکراہ فی الدین کے اسلامی اصول پر کاربند ہیں۔ اور اب مذہبی یا اعتقادی بنا پر ان میں کوئی سر پھٹول نہیں ہوتی۔ یہ مذہبی رواداری کا سبق اسلام ہی نے یورپ کو سکھایا تھا۔ اور اس کی وجہ سے اس نے وہ ترقیاں کی ہیں۔ جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ اگرچہ آج یورپ الحادی فلسفہ اور مادی سائنس کی یک طرفہ ترقی کی وجہ سے زندگی کی حقیقی شاہراہ سے دور جا پڑا ہے۔ اور مذہب کا اسپر قابو نہیں رہا۔ اور وہ دہریت انتہا پر پہونچ گیا ہے۔ لیکن اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو جو کچھ ترقی علوم میں اسنے کی ہے۔ وہ اسی وجہ سے کی ہے۔ کہ اس نے اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین کو اختیار کر لیا تھا۔ اس اصول کی پابندی سے اس نے بڑا فائدہ حاصل کیا ہے۔ اس لئے جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ اسلامی ممالک کا بلاک بھی اسلام کے نام پر ہی بنایا جا سکتا ہے۔ مگر وہ کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک ہم اسلامی اصول رواداری پر عمل نہ کریں گے۔ اور مسلمانوں کے تمام فرقوں کو اپنے اپنے اعتقاد پر قائم رہنے کی آزادی نہ دینگے۔

تحریک جدید اور وصیت

تحریک جدید وصیت کے لئے بطور ارہاص ہے۔ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دوم میں شامل ہے اسے وصیت بھی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ تحریک جدید جس نظام کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ جس نظام کی تعمیر کے لئے وہ راستہ صاف کر رہی ہے۔ وہ نظام وصیت ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔ تم جلد سے جلد وصیت کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو"۔

پس ہر وہ احمدی جو تحریک جدید میں شامل ہے۔ اسے فی الفور وصیت کرنی چاہیئے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمدّن و تہذیب اور کلچر کا باہمی فرق

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

تمدن یعنی سویلیزیشن اور تہذیب یعنی کلچر سے کیا مراد ہے میرے نزدیک تمدن ایک خالص مادی نقطۂ نگاہ ہے۔ مادی ترقی کے ساتھ ساتھ انسانی اعمال میں جو کیفیت اور سہولت پیدا ہو جاتی ہے وہ میرے نزدیک تمدن کہلاتی ہے۔ انسانی اعمال کے نتیجہ میں جس قسم کی اور جس قدر پیداوار دنیا میں ہو اس کو ایک دوسری جگہ پہنچانے کے لئے نقل و حرکت کے جتنے ذرائع موجود ہوں۔ مال کو سہولت کے ساتھ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی طرف منتقل کرنے کے لئے جتنی تدبیریں کی گئی ہوں۔ تعلیم جتنی رائج ہو۔ صنعت و حرفت کو جتنا منظم کر لیا گیا ہو۔ سائنس کی طرف قوم میں جتنا میلان پایا جاتا ہو اور ملک میں امن کے قیام کے لئے جس حد تک فوجی تنظیم کی گئی ہو۔ یہ چیزیں لازمی طور پر انسان کے اعمال پر اثر ڈالتی ہیں۔ اور ان چیزوں میں جو ملک ترقی یافتہ ہو۔ اس کے افراد کی زندگی دوسری اقوام کے افراد کی زندگی سے نمایاں طور پر الگ نظر آتی ہے۔ اور میرے نزدیک اسی کو تمدن یا سویلیزیشن کہتے ہیں۔ ایک زراعتی طور پر غیر تعلیم یافتہ ملک کے لوگوں کی غذا یقیناً زراعتی طور پر زیادہ ترقی یافتہ ملک کی نسبت مختلف ہو گی۔ زراعتی طور پر ترقی یافتہ ملک طبی طور پر تجویز کردہ اور زبان کے ذائقہ کے مطابق خوراک استعمال کریگا اور اس کی خوراک میں بہتات ہو گی۔ مگر زراعت میں غیر ترقی یافتہ ملک کے لوگوں کی خوراک میں نہ طبی اصول مدنظر رکھے جا سکیں گے نہ ذائقہ کا کوئی سوال مدنظر ہو گا۔ قدرت نے جو غذا ان کے ملک میں پیدا کر دی ہے وہ اسی کے کھانے پر مجبور ہوں گے۔ اور اس سے آگے ان کی نگاہ جا ہی نہیں سکے گی۔ اسی طرح ایک صنعت و حرفت میں پیچھے رہ جانے والا ملک صنعت و حرفت میں ترقی کر جانے والے ملک کا مقابلہ لباس اور مکان اور مکان کے فرنیچر میں بھی نہیں کر سکتا۔ مکانوں کی حفاظت اور نگہداشت میں بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس ملک کے پاس اتنے کپڑے نہیں ہوں گے کہ اس کے ماہر اس فکر میں لگ جائیں۔ کہ ان کپڑوں کو کس کس شکل میں استعمال کیا جائے مختلف کوٹوں کی ساخت اور ان کے استعمال کے مواقع تو الگ رہے۔ ان لوگوں کو تو کپڑے کی کمی کی وجہ سے خود کوٹ کا خیال بھی نہیں آ سکتا۔ بلکہ وہ لنگوٹ کو بھی ایک عیاشی سمجھیں گے۔ بغیر رنگے کے چمڑے کے بوٹ تو الگ رہے ان کے لئے تو بعینہٖ کے صاف شدہ چمڑے کے بوٹوں پر بھی اصرار کرنا ناممکن ہو گا۔ بلکہ ان کے لئے تو جوتی بھی ایک عیاشی کا خیال ہو گی اور وہ یا تو ننگے پاؤں پھرنے کو زندگی کا ایک معمول سمجھیں گے یا بالوں دار بے رنگے چمڑے کے ساتھ پیر کو باندھ کر یہ خیال کریں گے۔ کہ ہم ایک نعمت عظمیٰ کے مالک ہو گئے ہیں۔ چونکہ میں یہ مضمون ضمناً لکھ رہا ہوں اسکی تفصیلات میں بیان نہیں کرتا۔ لیکن ایک ادنیٰ تدبر سے یہ بات سمجھ میں آ سکتی ہے کہ زندگیوں کا یہ فرق محض زراعت۔ صنعت و حرفت۔ سائنس اور تعلیم کے فرق کا نتیجہ ہے۔ مگر فرق اتنا بڑا ہے۔ کہ ایک قسم کی زندگی کے عادی لوگ دوسری قسم کی زندگی کے عادی لوگوں کے ساتھ مل کر بیٹھنا بھی برداشت نہیں کر سکیں گے۔ یہی چیز میرے نزدیک تمدن یعنی سویلیزیشن کہلاتی ہے اور اس کے اختلافات پر دنیا کی صلح اور دنیا کی جنگ کا بہت کچھ انحصار ہے۔ یہی تمدن آخر امپیریلزم اور خواہش عالمگیر انسان کے دل میں پیدا کرتا ہے

دوسری چیز تہذیب یعنی کلچر ہے۔ اس کو تمدن سے وہی نسبت ہے جو روح کو جسم سے ہے تمدن مادی ترقی کا نتیجہ ہے۔ اور تہذیب دماغی ترقی کا نتیجہ ہے۔ تہذیب یعنی کلچر ان افکار اور ان خیالات کا نتیجہ ہے جو کسی قوم میں مذہب یا اخلاق کے اثر کے نیچے پیدا ہوتے ہیں۔ مذہب ایک بنیاد قائم کرتا ہے اور مذہب کے پیرو اس بنیاد پر ایک عمارت کھڑی کرتے ہیں خواہ وہ بنیاد رکھنے والے کے خیالات سے کتنے بھی دور چلے جائیں۔ وہ بنیاد کو چھوڑ نہیں سکتے جس شخص نے عمارت کی بنیاد رکھی ہو اس کے نقشہ سے عمارت بنوانے والے کے نقشہ کو کتنا بھی اختلاف ہو پھر وہ بنیاد کے کونوں اور زاویوں سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح دنیا میں مختلف مذاہب اور مختلف فلسفوں نے انسانی دماغ کو خاص خاص رستوں پر چلایا ہے اور اس کے نتیجہ میں افکار نے جو صورت اختیار کی ہے۔ وہ اخلاق اور آرٹ کی نقل میں ایسی مخصوص نوعیتیں اختیار کر گئی ہے کہ دیکھنے والا مختلف مذاہب کے پیچھے پیروؤں کے اصول اخلاق اور آرٹ کے ظہور کو جدا جدا صورتوں میں دیکھتا ہے۔ اور یہی چیز کلچر ہے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن)

عِدَۃُ المومن کاَخذِ الکف

مومن کا وعدہ ایسا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں دیدی جائے

تحریک جدید کے وعدہ کنندگان اپنے بقایا انکو جلد سے جلد ادا فرمائیں

تحریک جدید کے وعدہ جات کا جلد سے جلد پورا ہونا نہایت ضروری ہے۔ تا وعدہ جات کی بناء پر جو بجٹ تیار کیا جائے۔ اسے صحیح طور پر چلایا جا سکے۔ دفتر اول اور دفتر دوم کے بہت سے احباب کے وعدے ابھی واجب الادا ہیں۔ جسکی وجہ سے کام میں روک پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ مالی سال میں سے ابھی تین ماہ باقی ہیں۔ دفتر اول کے چودھویں سال کی رقم کلی طور پر خرچ ہو چکی ہے۔ ایسی صورت حالات کے پیش نظر بقایا دار احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو جلد ادا کرنے کی فکر فرمائیں۔ تا تحریک جدید کا کام جس پر بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی ذمہ داری ہے۔ تسلی اور اطمینان کے ساتھ جاری رکھا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

امام کی کامل اطاعت کرو!

"یاد رکھو۔ کہ بیعت کے معنے بیچ دینے کے ہیں اگر تم میں سے کوئی اپنا بیل بیچ دے۔ تو وہ پھر اس پر کیا حق رکھ سکتا ہے۔ جس نے لیا ہے۔ وہ اسے جس طرح چاہے۔ کام میں لائے اسی طرح پر تم نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بیچ دیا ہے۔ اب جس کی بیعت کی۔ اس کی مرضی پر چلنا ضروری ہو گا۔ اگر کچھ اپنی مرضی کے مطابق کرو۔ اور کچھ اسکی باتیں مانو۔ تو یہ بیعت کوئی فائدہ نہ دے گی۔ بلکہ نقصان ہو گا۔ خدا تعالیٰ ملی جلی باتوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ خلوص چاہتا ہے اسلئے اپنی طاقت کے موافق کوشش کرو۔ کہ صالح بن جاؤ۔ اپنی عورتوں کو بھی نصیحت کرو۔ کہ وہ نمازیں پڑھیں۔ معمولی ایام کے سوا جبکہ نماز انہیں معاف ہوتی ہے۔ کبھی نماز چھوڑنی نہیں چاہیئے۔ اسی طرح پر اپنے ہمسایوں کو بھی سکھاؤ۔ اور غافل نہ رہو"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

تعمیر دفتر خدام الاحمدیہ

مجالس کو اس سے قبل بذریعہ خطوط اس اہم مقصد کی طرف توجہ دلا کر انہیں تاکید کی گئی تھی۔ کہ ربوہ میں مجلس مرکزیہ کے دفتر کی تعمیر کے سلسلہ میں عطایا وصول کر کے بھجوائیں۔ بعض مجالس نے اس طرف توجہ بھی کی ہے۔ مثلاً کراچی۔ حیدرآباد دکن بڈگا ڈی (بنالی بار) نیروبی وغیرہ نے رقوم بھجوائی ہیں۔ لیکن ابھی بہت سی مجالس نے اس طرف توجہ نہیں دی۔

مجلس کے دفتر کی تعمیر کا کام نہایت اہم اور ضروری ہے۔ جب تک ایک مرکز نہ ہو۔ کام کی طرف پوری توجہ نہیں دی جا سکتی۔ اسلئے تمام ایسی مجالس کو بذریعہ اعلان ہذا ان کے فرائض کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے کہ وہ بہت جلد اراکین مجلس اور دیگر مخیر احباب سے اس عطایا وصول کر کے بھجوائیں تا جلد از جلد تعمیر کا کام شروع کیا جا سکے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (پاکستان)

۱۳ میکلوڈ روڈ لاہور۔

اعلان

ایک شخص جو اپنا نام محمد صدیق اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا بتاتا ہے اپنی تنگدستی اور اپنے اور اپنے بچوں کی فاقوں کا اظہار کر کے دھوکہ سے امداد طلب کرتا ہے۔ بعد ازاں وہ موقع پا کر ان کا نقصان کر کے رفو چکر ہو جاتا ہے۔ لہذا احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اس شخص کے دھوکہ سے بچیں اس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔

نام محمد صدیق۔ سابق سکونت ریاست پٹیالہ حال ریلوے روڈ متصل امرت دھارا لاہور۔ جوان عمر۔ رنگ گندمی قد لمبا۔ ڈاڑھی چھدری چھوٹی

(نظارت امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹانگانیکا کا جنوبی صوبہ

ایک نووارد مبلغ کے مشاہدات و تاثرات

از مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ مشرقی افریقہ

۲۸ جولائی ۱۹۴۸ء کو صبح ۱۰ بجے خاکسار کلوا نامی جہاز کے ذریعہ مشرقی افریقہ کی بندرگاہ لنڈی پہنچا۔ بالکل نئی جگہ نئی فضا اور نیا ماحول دل کو گونا گوں جذبات سے دوچار کر رہا تھا اور اس عالم بیکسی میں بے ساختہ دل سے نکل نکل کر زبان پر یہ دعا جاری ہو رہی تھی۔ اے قادر و قیوم مالک و ناصر اور ہادی مطلق خدا اس بیچ اور اجنبی جگہ کو میرے لئے وطن بنا دے۔ اس کی فضاؤں کو احمدیت کے نغموں سے مسحور کر دے۔ اس کے ماحول کو احمدیت کی روحانی اخوت اور مقدس خیالات و جذبات سے منور کر دے۔ تیرا نام بلند ہو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت۔ محبت اور عقیدت لوگوں کے دلوں میں قائم ہو۔ اے خدا احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں لوگوں کو داخل کر دے تاکہ آپ کے پیچھے لگ کر یہ مضطرب اور خوف زدہ نفوس حقیقی راحت اور آرام حاصل کریں۔ صدیوں کی غلامی کی آہنی زنجیروں سے محمود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ اس قوم کو بھی آزادی بخش تو ہی ہمارا معین و مددگار ہے۔ تاہم اس مقصود کو پالیں جس کے لئے تو نے قرآن جیسی عمدہ و اکمل شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کامل و افضل معلم و ہادی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا مسیح اور محمود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جیسا جرنیل دنیا میں نازل فرمایا ہے۔ اللّٰھم آمین ثم آمین؟

یہ تو آغاز تھا۔ دن گزرتے گئے اور آہستہ آہستہ اجنبیت انس میں تبدیل ہوتی گئی۔ جب کسی قدر خیالات میں جمعیت پیدا ہوئی اور میدان عمل کی جستجو کا احساس بے چین کرنے لگا۔ تو سب سے پہلے یہ مناسب سمجھا کہ علاقہ میں پھر کر حالات معلوم کئے جائیں۔ سو اس مقصد کے لئے چند ایک سفر اختیار کئے۔ ان سفروں میں یہ امور خاص طور پر پیش نظر تھے۔ ۱۔ اس صوبہ میں کون کونسے مذہب ہیں۔ ۲۔ لوگوں کی مذہبی حالت کیا ہے ۳۔ مذہبی کارندوں کا طریق کار کیا ہے۔ ۴۔ لوگوں کی اقتصادی حالت کیسی ہے۔ ۵۔ پیغام احمدیت کا اثر ان لوگوں پر کیسا ہوگا۔ ۶۔ اور کون کونسی باتیں ان لوگوں کی سمجھ کے مطابق پیش کرنی چاہئیں کہ احمدیت کا پیغام آسانی سے جلد ان تک پہنچ کر ان کے ذہن نشین ہو جائے۔

ٹانگانیکا کے اس صوبہ میں تین بڑی سڑکیں ہیں۔ جو مختلف سمتوں میں جاتی ہیں۔ ایک لنڈی سے جو صوبہ کا صدر مقام ہے جنوب مغربی علاقہ کی طرف جاتی ہے۔ دوسری درمیانی علاقہ میں سے گذرتی ہے اور تیسری کا رخ شمال کی جانب ہے۔

سب سے پہلے جنوب مغربی علاقہ کو دیکھا جس میں مکنڈانی ۔ نوالہ ۔ گنگالی ۔ مٹوڈو اور دریائے روومہ کے ساتھ ساتھ کا علاقہ شامل ہے۔ اس علاقہ میں گنگالی اور نوالہ دو علاقے ایسے ہیں جن میں عیسائیت پورے زور پر ہے اور دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ بقیہ علاقہ کا بیشتر حصہ برائے نام مسلمان ہے۔ اور تقریباً سارے کا سارا غیر تعلیم یافتہ اور ترقی کے میدان میں پیچھے ہے۔ کوئی مذہبی عالم نہیں کوئی سکول نہیں جس میں مسلمانوں کو علم کی نعمت میسر آ سکے۔ البتہ سینکڑوں میلوں میں پھیلے ہوئے اس علاقہ میں گنتی کے چند مولوی پائے جاتے ہیں۔ اس ملک سے عربوں کے رخصت ہونے کے بعد ایک مسجد بھی نئی نہیں بنی۔ پرانی مساجد جو خال خال اسلام کے وجود کا پتہ دیتی ہیں بالکل بوسیدہ حالت میں ہیں اور وہ بھی جمعہ کی نماز کے علاوہ باقی نمازوں کے اوقات میں نمازیوں کی عدم موجودگی شدت سے محسوس کرتی ہیں۔ خدا خدا کر کے جمعہ کا دن آتا ہے تو چند گنتی کے نمازی جو اپنے اپنے خاندانوں کے بلکہ اگر گاؤں کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا نمائندوں کی حیثیت سے آتے ہیں۔

دوسری طرف اگر عیسائی مشنوں کو دیکھا جائے تو وہ دن بدن اسلام کی جگہ پر قبضہ کرتے جا رہے ہیں۔ اس سیلاب کو روکنے کے لئے کسی قسم کا احساس مسلمانوں میں موجود نہیں بلکہ نہایت افسوسناک امر یہ ہے کہ خود مسلمان دو حصوں میں تقسیم ہو کر آپس میں جھگڑتے رہتے ہیں۔ یہاں کے افریقن مسلمان حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر ہیں اور سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں۔ مگر ایک حصہ دینی من گھڑت عبادتوں میں دف بجانا جائز سمجھتا ہے بلکہ دوسرے فریق کو جو اس فعل کو حرام قرار دیتا ہے غصہ دلانے کے لئے خوب جوش دکھلاتا ہے۔ اس جاہلانہ قسم کی مخالفت سے عیسائی مشنری خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ دریائے رووما کے ساتھ ساتھ کا علاقہ جہالت کے علاوہ غربت سے بھی بہت بری طرح دوچار ہے۔ لوگوں کی گزران مچھلی پکڑنے پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دریا کے کنارے پر کوئی گاؤں سو ڈیڑھ سو گھروں سے زیادہ آبادی پر مشتمل نہیں اور وہ بھی بیس بیس میل کے فاصلہ پر واقعہ ہیں۔ اس علاقہ (جنوب مغربی) کے لوگوں کی توجہ کا مرکز دو شہر ہیں مکنڈانی اور لنڈی کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ دونوں بندرگاہیں اس علاقہ کی پیداوار کی برآمد کا ذریعہ ہیں۔ اس علاقہ میں اگرچہ ہندوستانیوں کو تجارت کی عام اجازت ہے مگر دو مقام تجارت کے لئے مٹوڈو اور گنگالی جو نوالہ ضلع کے اندر ہیں خاص شہرت رکھتے ہیں

موہگو (اس سے بسکٹ بنائے جاتے ہیں) کی ہزاروں بوریاں ایک دن میں خرید کی جاتی ہیں اور ہزاروں افریقن موہگو کی پیداوار کے ایام میں اس جگہ جمع رہتے ہیں۔ اس جگہ عیسائیت کا بہت زور ہے۔ بڑے بڑے معیاری سکول قائم ہیں۔ اور تعلیم یافتہ عیسائی اس علاقہ کی تجارت میں دن بدن نمایاں پوزیشن حاصل کرتے جا رہے ہیں۔ اور مسلمان صرف مزدوروں کے پیشے یا زمینداری پر راضی ہیں

دوسری بڑی سڑک لنڈی سے نکل کر سیدھی مغرب کی جانب چار صد میل سے زیادہ دور تک چلی گئی ہے۔ یہ ضلع سنگیا جو جنوبی صوبہ ٹانگانیکا کا آخری ضلع ہے کو لنڈی سے ملاتی ہے۔ برسات کے موسم میں (دسمبر سے مئی) تک بند ہو جاتی ہے۔ اور مہینہ میں دو دفعہ ہوائی سروس گورنمنٹ کی اپنی ضروریات کے لئے جاری کی جاتی ہے۔ اب گورنمنٹ بڑی کوشش کر رہی ہے کہ نئی سڑک تیار کی جائے جو سارا سال کھلی رہے۔ کام شروع ہو چکا ہے۔ امید ہے آئندہ سال موسم برسات میں لاریوں کی آمد و رفت بلا روک ٹوک بدستور جاری رہ سکے گی۔

یہی وہ سنٹرل علاقہ ہے جس پر عیسائیت نے مضبوط پاؤں جما رکھے ہیں۔ اقتصادی لحاظ سے بھی علاقہ اہمیت رکھتا ہے۔ بڑی بڑی تجارتی دوکانیں ہیں مشن خود تجارت کرتے ہیں۔ بالخصوص سنگیا کا علاقہ گیہوں اور چاول سارے صوبہ کو مہیا کرتا ہے۔

مذہبی لحاظ سے اس علاقہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے (۱) لنڈی سے مغربی جانب دو صد میل کا علاقہ ہے۔ اس کے اندر دو عیسائی مشن ہیں جو نیم حکومت کا درجہ رکھتے ہیں۔

اول۔ ڈانڈا مشن جو رومن کیتھولک چرچ سے تعلق رکھتا ہے اس کی بڑی بڑی ۸ اشاخیں ہیں۔ سینکڑوں سکول ہیں اور مشن کا اپنا ایک مشہور ہسپتال ہے۔ اس کے تمام کارندے جرمن ہیں۔ اب کچھ امریکن بھی آ گئے ہیں۔ دوسرا اماسی مشن ہے۔ یہ چرچ آف انگلینڈ سے تعلق رکھتا ہے

۲۔ اس کے بعد ٹنڈورو اور سنگیا کے اضلاع شروع ہو جاتے ہیں۔ دونوں ضلعوں کا درمیانی علاقہ دو صد میل ہے۔ یہاں مسلمان آباد ہیں جن کی گذر اوقات زمینداری پر ہے۔ یہ لوگ دراصل پرتگیز کے باشندے ہیں۔ مگر کسی وقت کسی وجہ سے اس طرف ہجرت کرنے پر مجبور کر دئیے گئے اور اب یہاں کے ہی ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ اسلام میں پختہ ہیں مگر دینی علم سے بالکل کورے ہیں۔ یہ علاقہ مساسی مشن سے بھی ملتا ہے۔ جب میں نے بشپ آف مساسی کے نائب سے دریافت کیا کہ اس علاقہ کے مسلمانوں کو آپ نے کیسا پایا ہے تو اس نے نہایت حسرت بھرے لہجے میں کہا "ہم نے بڑی کوشش کی ہے۔ دو دفعہ سکول کھولا ہے مگر دونوں دفعہ بند کرنا پڑا ہے۔ کیونکہ مسلمان اپنے بچوں کو سکول سے اٹھا لیتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ کٹر مسلمان ہیں"۔

گو ایک حد تک اس کا یہ خیال درست تھا۔ لیکن جب میں نے اس علاقہ کا چکر لگایا تو مجھے چرچوں کی دو عمارتیں مسلمانوں کی مساجد سے کہیں زیادہ عمدہ نظر آئیں۔ اتوار کے دن چرچ میں جانے والوں کی تعداد اور لباس کی صفائی اور چہروں کی رونق۔ مسجد میں جمعہ پڑھنے والوں کی تعداد اور ان کے لباس کی صفائی اور ان کے چہروں کی رونق سے کہیں زیادہ تھی۔ موجودہ مسلمانوں کی آئندہ نسل جو نسبتاً ہوشیار ہے کیا وہ بھی دین پر سختی سے قائم رہے گی؟ اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ اگر خداوند کریم خود کوئی سامان پیدا کر دے اور یہ مسلمان ایک ہاتھ پر جمع ہو جائیں تو امید کی جھلک نظر آتی ہے کیونکہ یہ سب کے سب ایک ہی خلیفہ کا رنگ رکھتے ہیں۔

سنگیا سے اگلا علاقہ پیرامیو مشن کے ماتحت عیسائیت سے بغل گیر ہو چکا ہے۔ جب میں پیرامیو مشن کے عادل رہ دو نے سے جو اس وقت مجھے مل سکے یہ دریافت کیا کہ اس علاقہ کے لوگ تبدیلی مذہب یا قبول مذہب میں کیسے ہیں۔ تو انہوں نے نہایت مسرور قلب اور شکر آمیز جذبات سے پر لہجہ میں کہا۔ یسوع مسیح کی برکت سے یہ لوگ بہت جلد عیسائیت قبول کر رہے ہیں۔ کیونکہ سادہ طبیعت اور صاف دل کے مالک ہیں۔ یہی حالت میں نے ڈانڈا مشن میں مشاہدہ کی ہے۔ چرچ کی عالیشان عمارت کے اندر فاتحانہ تبختر کے ساتھ خود کو اسلام کا سپاہی خیال کرتے ہوئے جب میں داخل ہوا تو ایک نوجوان سامنے نظر آیا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ ایک سال کے بعد مشنری بننے والا ہے۔ وہ اکیلا تھا۔ میرے دل میں یکدم جوش پیدا ہوا کہ یہ موقعہ ہے کہ آؤ اس گھر کی بنیادوں پر ایک ضرب لگا دیں۔ اس طالبعلم کے چہرہ سے سعادت مندی ٹپکتی تھی۔ میں نے دریافت کیا۔ "کیا تو نے سنا ہے اسلام بھی دنیا میں ایک مذہب ہے؟ کیا آپ یقین رکھتے ہیں کہ قیامت حق ہے۔ بعد ایک دن خدا کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا"؟ ان دو سوالوں کا جواب اس نوجوان نے کسی قدر لاپرواہی سے دیا۔ "ہاں میں جانتا ہوں کہ اسلام ایک مذہب ہے" مگر پورے وثوق سے جواب دیا "ہاں ہم یقین رکھتے ہیں کہ ایسا ایک دن ضرور آئیگا" میں نے نہایت درد بھرے الفاظ میں کہا "اگر خدا تم سے یہ پوچھے کہ تم نے اسلام کا نام سنا تھا کیا اس کی تحقیق کی تھی یا نہیں تو کیا جواب دوگے" اس نے جواب دیا "میں نے تو مطالعہ نہیں کیا۔ میں اسلام کا مشنری ہوں۔ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اس لئے ہمدردانہ مشورہ دیتا ہوں کہ مرنے سے قبل جس کی گھڑی کا کسی کو علم نہیں کم از کم ایک بار اسلام کا مطالعہ کر لو۔ اس کے بعد دونوں سے مل کر تحقیق کرو اس کے بعد بھی اگر تم اس نتیجہ پر پہنچو کہ اسلام غلط ہے تو کم از کم جھوٹا یا سچا کچھ تو عذر پیش کر سکو گے۔ مگر اب کچھ پاس کوئی عذر نہیں" اس کے چہرہ سے ظاہر ہوتا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے والد محترم

میرے والد محترم شیخ عمر بخش صاحب مرحوم بھی اُن معدودے چند خوش قسمت ہستیوں میں سے تھے جنہوں نے اُس شمع روحانی (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اُس پر پروانہ وار سجادہ ہونے کا فخر حاصل کیا۔ اور اُس بلند ولا زوال خدا کا جس قدر بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ اُس نے دینی رحمتوں کی انتہا کرنے کے سبب معین انہی ایام میں آپ کو اپنے حضور بلایا جن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ راولپنڈی میں قیام فرما تھے تاکہ اُس شیدائی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری دعا بھی مصلح الموعود ہی پڑھائے۔ عیر احمد اس دل کے حلیم اور اولو العزم خلیفے کو اپنی بیش بہا برکات سے نوازتے۔ جنہوں نے مجھ ایسے ہیچمدان کی دلی خواہش کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحوم نے ۱۹۰۳ء میں بابا شیر محمد صاحب بنگہ والے کے سبب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور بیعت کے بعد جب تک بقید حیات رہے۔ سلسلے کے والا و شیدا رہے۔ آپ اپنی بیعت کا واقعہ ہر کس و ناکس سے بڑے فخر و تمکنت سے فرمایا کرتے تھے۔

ایک دن بشیر محمد صاحب بنگوی نے مجھے آکر بڑے ہی دل گداز لہجے میں کہا۔ عمر بخش زندگی کا کوئی اعتبار نہیں مسیح موعود آ چکا۔ اور تجھے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بیعت کی توفیق بھی بخش دی ہے تو بھی یہ سعادت حاصل کر لے۔ بشیر محمد صاحب کے لہجے میں اس قدر تاثیر اور کشش تھی کہ میں انکار نہ کر سکا اور بغیر کسی مزید تسلی و تشفی کے ساتھ ہی جا کر ۱۹۰۳ء میں حضور کی بیعت کی ۔۔۔ بیعت کے بعد میں نے عرض کیا حضور میں تا حال اولاد نرینہ سے محروم ہوں۔

میرے حق میں دعا فرمائی جائے حضور نے فرمایا "خشوع و خضوع سے نمازیں پڑھا کرو۔ دعائیں کیا کرو ہم بھی دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اولاد نرینہ ضرور عطا فرمائے گا"۔ چنانچہ اس مرد خدا کے منہ سے نکلے ہوئے یہ مبارک الفاظ بھی حرف بحرف پورے ہوئے ۱۹۰۵ء میں میرے بڑے بھائی شیخ رحمت اللہ صاحب بٹواری سلمہٗ ربہٗ پیدا ہوئے اور ۱۹۱۱ء میں یہ خاکسار۔

اللہ تعالیٰ کا بیش بہا فضل ہے۔ کہ اُس نے تمام عمر میں آپ کو کسی نیکی سے محروم رہنے کی کوفت سے دوچار نہ ہونے دیا۔ اور نہ اولاد کے ہاتھوں ہی کوئی دکھ پہنچایا۔ اور آپ ۹۲ سال کی کامیاب زندگی گذار لینے کے بعد ماہ فروری کی سترہ تاریخ کو داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضور نے بعد نماز جمعہ نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ سے پہلے کسی مخلص نے حضور سے والد محترم کا تعارف کرانا چاہا تو حضور نے فرمایا کہ میں اُن کو جانتا ہوں۔ ۱۹۰۹ء میں میں بنگہ گیا تھا۔ تو اُن کی داڑھی سفید تھی۔ چونکہ مرحوم موصی تھے۔ لہذا آپ کو راولپنڈی ہی میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے مخلصانہ التجا ہے۔ کہ مرحوم کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین:۔

دعا گو: محمد عبد اللہ (شیخ) از راولپنڈی

یہودی تارکانِ وطن کیلئے حکومت بلغاریہ کی مراعات

صوفیہ ۲۳ فروری۔ کثیر تعداد میں فلسطین جانے کے لئے بلغاریہ کی حکومت یہودیوں کی کس حد تک ہمت افزائی کر رہی ہے۔ اس کا اظہار صوفیہ میں شائع ہونے والے ایک جریدہ "فری بلغاریہ" کی حالیہ اشاعت سے ہوتا ہے۔ یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ اس وقت بلغاریہ میں تقریباً ۲۰ ہزار یہودی ہیں۔ جریدہ مذکور لکھتا ہے کہ حکومت ہر لحاظ سے ترک وطن کرنے والوں کی مدد کرتی ہے۔ جو لوگ ترک وطن کرتے ہیں ایک خصوصی کمیشن ان کے ذمہ ٹیکسوں کا فیصلہ کرتا ہے اور ان میں کافی تخفیف کر دی جاتی ہے۔ بعض قسم کے کاریگروں اور دستکاروں کو اپنے ساتھ اپنے آلات مشینیں ریڈیو وغیرہ لے جانے کی اجازت ہوتی ہے۔ ویسے ان چیزوں کا لے جانا ممنوع ہے۔ تمام ترک وطن کرنے والوں کا سامان کسٹم ڈیوٹی اور تمام ٹیکسوں سے مستثنیٰ ہوتا ہے۔ ایک محدود حد تک جواہرات اور دوسری قیمتی اشیاء کی برآمد کی بھی اجازت ہے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس ماہ کے شروع میں جو ۵۰۰ یہودی اسرائیل کے لئے روانہ ہوئے وہ ان بیس ہزار یہودیوں میں سے آخری تھے۔ جنہوں نے گذشتہ ستمبر میں بلغاریہ سے فلسطین کی جانب سفر کیا تھا۔ یہ کمیٹی یہودی تارکان وطن کو مدد دینے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ (دستار)

ذمہ وار حکومت کی تشکیل کے بغیر ہم چین سے نہ بیٹھیں گے

کراچی ۲۲ فروری۔ کل بہاولپور ریاستی مسلم لیگ کے صدر سید غلام مرتضیٰ شاہ نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ بہاولپور میں سیاسی شعور سندھ اور بلوچستان کے عوام کے شعور سے بڑھ گیا ہے۔ اور صوبہ مغربی پنجاب اور سندھ کی طرح یہ شعور کسی زبردست انقلاب کا محتاج ہے۔ (دستار)

مشرق اردن میں بلجیم کا وفد

عمان ۲۲ فروری۔ بلجیم کے وفد نے جو حال ہی میں مشرق اردن پہنچا ہے۔ عربیہ کے علاقہ میں مہاجرین میں بلجیم سے آئے ہوئے سامان کو تقسیم کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ وفد یہاں مہاجرین کے لئے ریلیف کا کام کر رہا ہے۔

مشن نے دس ہزار پونڈ پہننے کے کپڑے، اور ایک ہزار چادریں مہاجرین میں تقسیم کر دی ہیں اور مشن کے ڈاکٹروں نے دو ہزار مہاجرین کا معائنہ کیا ہے۔ ریلیف پروگرام کے سلسلہ میں مشن اور بین الاقوامی انجمن صلیب احمر کے درمیان ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ (دستار)

عراق میں کمیونسٹوں کو پھانسی

بغداد ۲۲ فروری۔ حکومت عراق نے عراقی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر یوسف سلمان کو پھانسی دیدی ہے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ ایک یہودی اور دو مسلمان کمیونسٹوں کو پھانسی دی گئی ہے۔ (دستار)

سیلاب کا خطرہ

دمشق ۲۲ فروری۔ دریائے فرات کا بلند ہوتا ہوا پانی ایک زبردست خطرہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور حکومت قریبی اضلاع میں سیلاب کو روکنے کے لئے احتیاطی کارروائی کر رہی ہے۔ (دستار)

خیرپور لیگ کے انتخابات

خیرپور ۲۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ خیرپور مسلم لیگ کے انتخابات پانچ مارچ سے شروع ہوں گے۔ (دستار)

مرنے والے بچوں کی تعداد

لنڈن ۲۲ فروری۔ ایک حالیہ مردم شماری کے مطابق ۱۹۳۷ء کے بعد سے اکثر ملکوں میں بچوں کے مرنے کی تعداد بہت گھٹ گئی ہے۔

برطانیہ نیوزی لینڈ۔ آسٹریلیا۔ سویڈن امریکہ۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ اور ڈنمارک میں بچوں کی حفاظت کے انتظامات بہت اچھے ہیں۔

برطانیہ اور کینیڈا میں مرنے والے بچوں کی شرح ۱۹۴۵ء میں فی ہزار ۵۰ تھی۔ (دستار)

مشرق اردن پھر اسٹرلنگ بلاک میں

عمان ۲۲ فروری۔ اگست میں مشرق اردن کی نئی کرنسی جاری ہو جائے گی۔ اور اس وقت مشرق اردن پھر اسٹرلنگ بلاک میں شامل ہو جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ آئندہ مالی سال کے لئے عرب لیجن کے بجٹ میں ۱۰ لاکھ پونڈ کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ (دستار)

سنگاپور میں عراقی وفد

سنگاپور ۲۲ فروری۔ چار افراد پر مشتمل ایک سرکاری عراقی وفد ہندوستان سے سنگاپور آیا ہے۔ اس کا مقصد عراقی کھجوریں ملایا میں فروخت کرنا ہے۔ اس وفد کی سرکردگی عراق کی حکومت کے ایک وزیر اور عراق کی انجمن خرما کے ڈائریکٹر جنرل عبد اللہ القصاب کر رہے ہیں۔ وفد یہاں حکام سے اور ملایا کی تجارت کے لیڈروں سے ملاقات کرے گا۔ ۱۹۴۶ء میں عراق نے بیس لاکھ روپیہ کی مالیت کی اسی ہزار ٹن کھجوریں ملایا میں فروخت کی تھیں۔ یہ وفد یہاں سے انڈونیشیا اور زیادہ مقبول بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ (دستار)

بولیویا میں ناکام بغاوت
سرکردہ لیڈروں کی گرفتاری

بیونس آئرس ۲۲ فروری۔ بولیویا کے دار الحکومت لاپاز سے اطلاع ملی ہے۔ کہ کل رات بولیویا میں موجودہ حکومت کا تختہ الٹنے کے خلاف بغاوت کی جو تیاریاں تھیں انہیں ناکام بنا دیا گیا ہے۔ جب تمام سرکردہ سیاسی لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ بولیویا کی حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ باغیوں نے فوجیوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوششوں کو استعمال کیا۔ نیز اہم شہروں میں تمام سرکاری عمارتوں پر قبضہ کی بھی سازش کی گئی۔ اس کے علاوہ یہ بھی طے پایا گیا تھا۔ کہ کارکن اور لیبر پارٹی سے وابستہ ارکان لا پاز پر حملہ کر دیں۔

خالصہ داروں کی ٹریننگ کیلئے سکول

پشاور ۲۲ فروری۔ میران شاہ میں خاصہ داروں کی ٹریننگ کے لئے ایک سکول کھولا گیا ہے جس کی رسم افتتاح نوابزادہ سعید اللہ خان پولیٹیکل ایجنٹ صوبہ سرحد نے کی۔ سرانجام دی ۔۔۔ علاقہ میں امن کی حفاظت ۔۔۔ جہاں خاصہ دار قدوں کو تربیت دے کر ۔۔۔ کرے گی۔

زیادہ علاقہ کو قابل کاشت بنانے کی کوشش
مسٹر انعام الرحیم نے سنگ بنیاد رکھا

اٹک ۲۲ فروری۔ مسٹر انعام الرحیم فنانشل کمشنر ریونیو مغربی پنجاب نے آج دھیری سٹیشن میں ایک بند کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا جو اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس بند سے ہر سالی ۲ ہزار من گندم پیدا ہوگی۔ اور ۵۰۰ سو ایکڑ زمین مزید کاشت کے قابل ہو سکے گی۔ بیرکھنڈ نے اس بند کی تعمیر کا نقشہ تیار کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کیمبل پور اور مری نالوں میں بیرکھنڈ بند باندھنے کی سکیم بنا رہے ہیں جو خوشحالی گڑھ اور کالا باغ کے درمیان واقع ہیں۔

مسٹر انعام الرحیم نے محکمہ جنگلات اور بیرکھنڈ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس تعمیر سے پاکستان کا نام ان ممالک کی صف میں آ جائے گا۔ جو بنجر اور کلر کو ختم کرنے کے جدوجہد کر رہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ علاقہ کو قابل کاشت بنایا جا سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روسی تیل کے چشموں میں دھماکے اور آگ

وی آنا ۲۲ فروری: آسٹریا کی پریس ایجنسی نے آج اس امر کا اعلان کیا ہے۔ کہ روسی مقبوضہ علاقہ میں تیل صاف کرنیکے کارخانوں میں شدید دھماکے کے بعد آگ لگ گئی۔ خیال ہے کہ نقصان بہت زیادہ ہوگیا ہے۔

گورنر جنرل کی طرف سے دعوت ــ ایک ہزار افراد نے حصہ لیا!

کراچی ۲۲ فروری: کل گورنر جنرل پاکستان خواجہ ناظم الدین نے مسلم لیگ کے کونسلروں کو ایک شاندار دعوت چائے دی۔ جس میں ایک ہزار مدعوین نے حصہ لیا۔ اس دعوت میں غیر ملکی سفیروں نے بھی حصہ لیا

قرۃ عینی بک یا رسول اللہ

سُرمہ مصطفائی رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ککرے۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ بھولا (جو چیچکی نہ ہو) موتیابند۔ سُرخی چشم۔ کمزوری نظر۔ نزول الماء شب کوری (رات کا اندھراتہ) روز کوری (دن کا اندھراتہ) وغیرہ امراض چشم کے لئے اکسیر اعظم ہے تبھی تو علامہ اقبال فرما گئے ہیں۔ ؎ سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

شب کا استعمال صبح کو فی الحقیقت شان مصطفائی دکھاتا ہے۔ خورد و کلاں۔ پیر و جوان مرد و زن سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ ضرورت مند حضرات آزما کر آج ہی اعجاز مصطفائی ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت شیشی خورد چار روپے اور شیشی کلاں تین روپے آٹھ آنہ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر: منیجر دواخانہ مصطفائی رجسٹرڈ محلہ دار اشکوہ عقب لنڈا بازار لاہور

نوٹس

پاکستان انڈسٹریز اینڈ جنرل ملز لمیٹڈ ۴۵ مال روڈ لاہور

بورڈ آف ڈائرکٹرز بے حد مسرت سے اعلان کرتے ہیں کہ کمپنی نے پہلے سال ادا شدہ سرمایہ پر ترجیحی حصص پر ۵½ فیصدی ٹیکس فری اور اے کلاس معمولی حصص پر ۷½ فیصدی منافع جس میں ٹیکس کی رقم شامل ہے ادا کیا ہے کمپنی کا منظور شدہ سرمایہ ایک کروڑ روپیہ ہے۔ حکومت پاکستان نے مزید ۲۹ لاکھ روپیہ کے سرمایہ کے اجرا کی اجازت دیدی ہے۔ نئے اجرا میں ڈائرکٹران اور ان کے دوست احباب کو ۶ لاکھ روپیہ کے حصص خرید کریں گے۔ باقی ۲۳ لاکھ روپیہ کے حصص پبلک کو خریداری کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔

انڈین کمپنی ایکٹ سنہ ۱۹۱۳ کی دفعہ ۱۰۵ کے ماتحت تمام حصہ داروں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کمپنی کے اضافہ شدہ سرمایہ میں اپنے موجودہ حصص کے ۲۹ گنا حصص خرید سکتے ہیں۔ اور اس کی میعاد ۵ فروری سنہ ۴۹ء تک ہے۔ اس تاریخ کے بعد یہ پیشکش ختم ہو جائے گی۔

فون نمبر ۴۴۶۷ — منیجنگ ڈائرکٹر۔

ٹریڈ مارکس فون نمبر ۴۴۶۷

پیٹنٹ ڈیزائن اور فرم رجسٹرڈ کرانے کیلئے

گورنمنٹ ٹریڈ مارکس رجسٹریشن ایجنٹس میاں ایم اسمٰعیل ۴۵ مال روڈ لاہور کو لکھئے:۔

(رگڈ دل)

پیغام احمدیت

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

بالکل مفت

SAFETY-FIRST!

مُفت

سب سے اچھا

گرجتی آواز والا

لائسنس کی کوئی ضرورت نہیں ہے

۵ اونس وزن

لمبائی تقریباً ۷ انچ نئی ایجاد

مفت

پاکستان کی حیرت انگیز ایجاد۔ چھ فیر والا۔

امریکن ماڈل پستول

چھ فیر والا

AS AMERICAN MADE

اس کی خوبیاں بیان کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے برابر ہے۔ مگر پھر بھی بتائے دیتے ہیں کہ یہ پستول امریکہ کے مقابلہ پر حال ہی میں تیار کیا گیا ہے۔ جس میں خوبی یہ ہے کہ اصل پستول کے مانند شارٹ (ڈرم) رکھنے کے لئے چرخی نہیں ہوتی ہے۔ اور چرخی میں چھ شاٹس آجاتے ہیں۔ جن کی لمبائی تقریباً ۷ انچ مربعہ ہے گھوڑا دبانے سے چرخی خود بخود گھومتی ہے۔ اور شارٹس چلنے کی آواز اس زور سے آتی ہے کہ جس سے جنگلی جانور شیر۔ چیتا اور چور آواز سنکر اور شکل ہی دیکھ کر فوراً بھاگ جاتے ہیں۔ جان و مال حفاظت کے لئے بہترین ساتھی ہے۔ قیمت نمبر ۸۸۸ ۱۵ روپے ۵ روپے ۹۹۹ سپیشل کوالٹی ۱۵-۶ اور ۵۵۵ خاص کوالٹی ۸ روپے ۸ روپے معہ ۲۵ شاٹس ہر ایک کے ساتھ مفت فالتو شاٹس یکصد ۲ ــ ۳ روپے پستول لگانے کی پیٹی معہ خول رنگ سیاہ ۸ ــ ۲ روپے پستول کے لئے تیل ۲ آنہ محصول ڈاک علاوہ

مفت — اس پستول کو مشہور کرنے کے لئے ہر خریدار کو دو انگوٹھیاں امریکن نیو گولڈ نہایت خوبصورت مفت انعام دی جاتی ہیں۔ اور دو پستول کے خریدار کو ایک خوبصورت سیفٹی ریزر مفت۔ اور محصول ڈاک معاف۔ مال نا پسند ہونے پر قیمت واپس ہوگی۔

میسرز رائل سیلز سروس پستول والے پوسٹ بکس ۲۷۴ A.F.L لاہور

درخواست دعا

میرے لڑکے محمد یوسف صاحب فرٹ ملٹری کا یک کورس پورا کرنے کے لئے کوئٹہ گئے ہیں۔ پاس ہونے پر ترقی کی امید ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامیاب وکامران فرما کر بخیریت واپس لائے۔ آمین

خادم محمد ابراہیم کارکن "الفضل"

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

صندلین، خون پیدا کرتی۔ خون صاف کرتی۔ دل کو طاقت دیتی۔ قیمت ایکماہ دو روپے فہرست منگوائیں۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسٹریا کی سرحدیں

ویانا ۲۲ فروری۔ آسٹریا کے روسی علاقہ میں کل آسٹریا کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ آسٹریا سرحد کی تبدیلیوں کو یا تاوان جنگ کی ادائیگی کو تسلیم نہیں کریگا (اسٹار)

اسرائیل اور مصر کی گفت و شنید

روڈس ۲۲ فروری۔ کل "اسرائیلی" اور مصری وفود نے پانچ ہفتوں کے بعد پہلا مکمل اجلاس کیا۔ یہ اجلاس آدھ گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیرشبع کی حیثیت پر تبادلہ خیالات شروع ہو گیا ہے۔ بیرشبع جنوبی فلسطین میں اہم مواصلاتی مرکز ہے۔ (اسٹار)

ناروے اور مغرب میں گہری دوستی

اوسلو ۲۲ فروری۔ ناروے کی لیبر پارٹی سرکاری جماعت کی کانگریس نے کل اپنے قومی کنونشن میں یہاں مغربی جمہوریتوں کے ساتھ زیادہ قریبی اور پابندی قائم کرنے والے تعلقات قائم کرنے کی منظوری دیدی۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ کا کمیشن یمن نہیں جائیگا

قاہرہ ۲۲ فروری۔ یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جیسا کہ پہلے تجویز ہوئی تھی۔ اسکے برخلاف اقوام متحدہ کا مفاہمتی کمیشن یمن نہیں جائیگا اسکے بجائے وہ دمشق میں یمن کے ولی عہد شہزادہ

غلام مزدوروں کے ٹروسی نمائندہ کی تقریر

پیرس ۲۲ فروری۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جب اس ہفتہ اقوام متحدہ میں غلاموں سے مزدوری کرانے کے سوال پر بحث کا ابتدا ہو گا تو روسی نمائندہ ایک گھنٹہ تک تقریر کرے گا۔ (اسٹار)

جوٹ کی بھاری قیمت کے بدل کی تلاش

لندن ۲۲ فروری۔ اس حقیقت کے باوجود کہ کلکتہ میں قیمتیں گھٹ گئی ہیں جوٹ کی قیمتوں کا عام طور پر اعلیٰ معیار رہنے کی وجہ سے لوگ زیادہ آرڈر نہیں دے رہے ہیں اور وہ جوٹ کے بدل کی جانب اپنی توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔ بدل کی وجہ سے جوٹ کی تجارت پر بڑا اثر پڑا ہے خصوصاً امریکہ میں کاغذ بعض مقاصد کے لئے جوٹ کا بہت معقول بدل ثابت ہو رہا ہے۔

اخبار فائنینشل ٹائمز کے نامہ نگار نے اس رجحان کی اطلاع دیتے ہوئے حکومت ہند کی اس اطلاع کا بھی ذکر کیا ہے کہ انہوں نے برطانیہ کے لئے ۳۰ جون کو ختم ہونے والے ۶ ماہ کے واسطے ۵۰ ہزار ٹن کا نکوں کا کوٹہ مقرر کیا ہے چونکہ یہ مقدار ابتدائی ۶ ماہ کی مقدار کے برابر ہے اسلئے اس کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ لیکن اسکی وجہ سے یہاں کی سپلائی پوزیشن پر زیادہ اثر پڑنے کی توقع نہیں ہے کم از کم یہ مقدار خام جوٹ کے استعمال کو سب سے پہلے بحال کرنے کے لئے کافی نہیں ہے (اسٹار)

غربا کی حالت کو بہتر بنانے سے ہی کمیونزم کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے

(صدر بنگال مسلم لیگ)

مشرقی پاکستان میں کمیونسٹوں کا مسئلہ

کراچی ۲۲ فروری۔ مشرقی بنگال کی صوبائی مسلم لیگ کے صدر مولانا اکرم خاں نے کہا کہ اس وقت مشرقی پاکستان میں کمیونسٹوں کا مسئلہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ اگرچہ تمام اشیاء کی قلت اور بڑھتی ہوئی قیمتوں سے کچھ بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن کسی طرح بھی کمیونسٹوں کے پھلنے پھولنے کے لئے حالات سازگار نہیں ہیں۔ جونہی غذائی قلت دور ہو جائے گی۔ اور بڑھتی ہوئی قیمتوں کو روک دیا جائے گا۔ تو مجھے یقین ہے کہ کمیونسٹوں کی کوئی نہ چلے گا۔ لیکن مولانا نے مزید کہا کہ "ہمیں اس مسئلہ میں زیادہ تساہل نہ کرنا چاہیئے۔ عوام کی حالت بہتر بنانے کے لئے ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ کمیونزم کیلئے یہی بہترین جواب ہے۔"

غذائی صورت حالی کے متعلق حکومت کے رویہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے مولانا نے یہ انکشاف کیا کہ کمیونزم کی لعنت کا مقابلہ کرنے کے لئے صوبائی مسلم لیگ ایک مناسب اسکیم پر عمل درآمد شروع کرنے والی ہے۔ تاکہ عوام کی طاقت کو تعمیری سرگرمیوں میں استعمال کیا جا سکے۔ عوامی رائے کو تربیت دینے کے لئے لیگ جلد ہی پبلسٹی کی ایک مہم شروع کریگی۔ انہوں نے کہا کہ "مجھے یقین ہے کہ ہر مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ بہر حال اسلامی طریقہ دنیا میں سب سے بہتر طرز زندگی ہے۔ ہمارے عوام کسی ایسی چیز کو اختیار نہ کرینگے۔ جو غیر اسلامی ہو۔ ہماری پبلسٹی اسلام پر عمل کرنے میں ان کی ہمت افزائی کرنا ہوگی۔ کمیونزم کے خلاف ہمارا یہی یقینی ہتھیار ہے۔ مشرقی بنگال میں خصوصاً کمیونسٹوں کی تخریبی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کیلئے مسلم لیگ نیشنل گارڈ کی دوبارہ تنظیم کی جائے گی۔"

آپ نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں برما سے کمیونسٹ داخل نہیں ہوئے اور نہ ہی ان مسلمان پناہ گزینوں میں کمیونسٹ ہیں جو اراکان کے مسلم علاقوں سے سرحد عبور کر کے پاکستان پہنچے ہیں۔ برمی مسلم پناہ گزینوں کی تعداد ۱۰ ہزار کے قریب ہے انہیں اطمینان بخش طریقہ پر بسا دیا گیا ہے اور اب وہ اپنے نئے گھروں میں خوش ہیں۔ انہیں اپنی نئی زندگی شروع کرنے کیلئے زمین، مکانات اور دیگر امداد دی گئی ہے۔

آخر میں مولانا اکرم خاں نے کہا کہ مشرقی پاکستان اور برما کی سرحد بند کر دینے کی وجہ سے برما سے پناہ گزینوں کی آمد کا سلسلہ بالکل بند ہو گیا ہے (اسٹار)

فن لینڈ کی سرحد پر روسی فوجوں کا اجتماع

ناروے کی دفاعی تیاریاں

اوسلو ۲۲ فروری۔ فن لینڈ کی سرحد پر روسی فوجوں کے اجتماع کی خبر اور فن لینڈ کے ایک حصہ پر روس کے قبضہ کر لینے کے امکانات کی افواہوں کے ساتھ ناروے نے اسکنڈے نیویا کی تاریخ میں ایک انتہائی اہم ہفتہ شروع کیا ہے

آج ناروے کی پارلیمنٹ نے ملک کی ۶ سالہ دفاعی اسکیم کی تفصیلات کی سماعت کی اس اسکیم کے مطابق ناروے کی فوجوں کی تعداد کو دگنا کر دیا جائے گا۔

اب یقین کیا جاتا ہے کہ ناروے کا اتحاد اوقیانوس میں شامل ہونا یقینی ہے اس معاہدہ کی رو سے ناروے کا کام یہ ہو گا کہ وہ ہوائی اڈے اور بندرگاہیں تعمیر کرے تاکہ اگر کوئی ملک اس پر حملہ کرے تو وہ امریکہ اور معاہدہ پر دستخط کرنے والے دوسرے ملکوں سے کم سے کم مدت میں زیادہ سے زیادہ امداد حاصل ہو سکے۔

یہاں یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس بات کا کوئی سوال نہیں ہے کہ ناروے زمانہ امن میں غیر ملکوں کو فضائی اور بحری اڈوں پر قبضہ کرنے دے گا۔ بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کی توسیع اور انہیں بہتر بنانا اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت علاقہ وار تحفظ کی شرائط کی رو سے کیا جائے گا اور تمام اخراجات ناروے ہی برداشت کرے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ناروے کی حکومت نے معاہدہ اوقیانوس کے حق میں دو وجوہات کی بنا پر فیصلہ کیا ہے۔ اول تو جلد سے جلد امریکہ سے اسلحہ حاصل کرنا اور دوسرے یہ ظاہر کرنا کہ وہ روس کی سیاسی پیشقدمی سے مخوف نہیں ہے (اسٹار)

جرمنی کی ضروریات

واشنگٹن ۲۲ فروری۔ جرمنی سے امریکی حکام نے کانگرس کو جو رپورٹ بھیجی ہے۔ اس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جرمنی کے مغربی علاقہ کو زیادہ کوئلہ اور بجلی کے آلات کی ضرورت ہے۔ اور سفارش کی گئی ہے کہ جرمنی کو یورپ کے برقی نظام میں شامل کر لیا جائے۔ (اسٹار)

سنگاپور پولیس میں گورکھے بھرتی کئے جائینگے

سنگاپور ۲۲ فروری۔ ایک سو بیاسی گورکھے سنگاپور کی مشہور سکھ پولیس دستہ کی بجائے فسادات میں ...... "مضبوط بازو" کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے نیپال میں بھرتی کئے جائینگے۔

گورکھوں کو بھرتی کرنے کے اخراجات کی رقم چھ چالیس ہزار روپیہ ہوتی ہے گذشتہ سال مالی کمیٹی نے منظور کر دی تھی۔ اس رقم میں سنگاپور پولیس کے بینڈ کے لئے پندرہ بینڈ بجانے والوں کو بھرتی کرنے کے اخراجات بھی شامل ہیں۔ اس روپیہ سے ۷۵ فیصدی بھرتی شدہ گورکھوں کی بیویوں کو ملایا لانے کے اخراجات بھی پورے کئے جائینگے اس کے معنی یہ ہوئے کہ دو سو ساٹھ آدمی سنگاپور آ رہے ہیں گورکھوں اور انکے خاندانوں کے لئے ۱/۲ ۱ لاکھ روپیہ کے خرچ سے نئی بارکیں بھی بنائی گئی ہیں۔

رجسٹرار امتحانات کی طرف سے اطلاع

لاہور ۲۲ فروری۔ مغربی پنجاب کے رجسٹرار امتحانات نے ۱۲ فروری ۱۹۴۹ء کو ان تمام پرائیویٹ اور سکول کے امیدواروں کو رول نمبر بھیج دئیے ہیں۔ جنہوں نے ۱۹۴۹ء کے لڑکوں کے امتحانات مڈل سکول میں داخلہ کی درخواست کی تھی۔

ہڈیارہ کے مقام پر میلہ

لاہور ۲۲ فروری۔ ۲۵، ۲۶ فروری کو لاہور کے ڈسٹرکٹ سولجرز سیلرز اور ایئر مین بورڈ کیطرف سے ہڈیارہ کے مقام پر ایک میلہ منعقد ہو رہا ہے اس میلہ کے خصوصی پروگرام میں تقریباً ایک ہزار اشخاص بھی

پناہ گزینوں کا مسئلہ

حیدرآباد (سندھ) ۲۲ فروری۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان اور وزیر مالیات میاں جعفر شاہ آج دوپہر کو یہاں پہنچے اور انہوں نے سندھ کے گورنر کے ساتھ کھانا کھایا۔

جب ان سے ان کے صوبہ میں پناہ گزینوں کے مسئلہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو خان عبدالقیوم خان نے کہا کہ ہندوستان سے آئے ہوئے ۵۰ ہزار اور کشمیر سے آئے ہوئے ۱۰ ہزار پناہ گزین ہیں اور ان کے وہاں آباد ہو جانے کے کافی امکانات ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ امداد باہمی کی بنیاد پر پناہ گزینوں کو آباد کرنے کی اسکیمیں تیار کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم اور وزیر مالیات آج شام کو کراچی کے لئے روانہ ہو گئے۔ (اسٹار)

ہندوستانی مصنوعات کے بدلہ میں برمی لوہا

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ ہندوستان کو توقع ہے کہ ہندوستانی مصنوعات کے بدلہ میں اسے برما سے ۲۰ ہزار ٹن لوہا مل جائے گا۔

اس سلسلہ میں توقع ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان ایک تفصیلی تجارتی معاہدہ کے لئے جلد گفت و شنید ہو گی۔ (اسٹار)